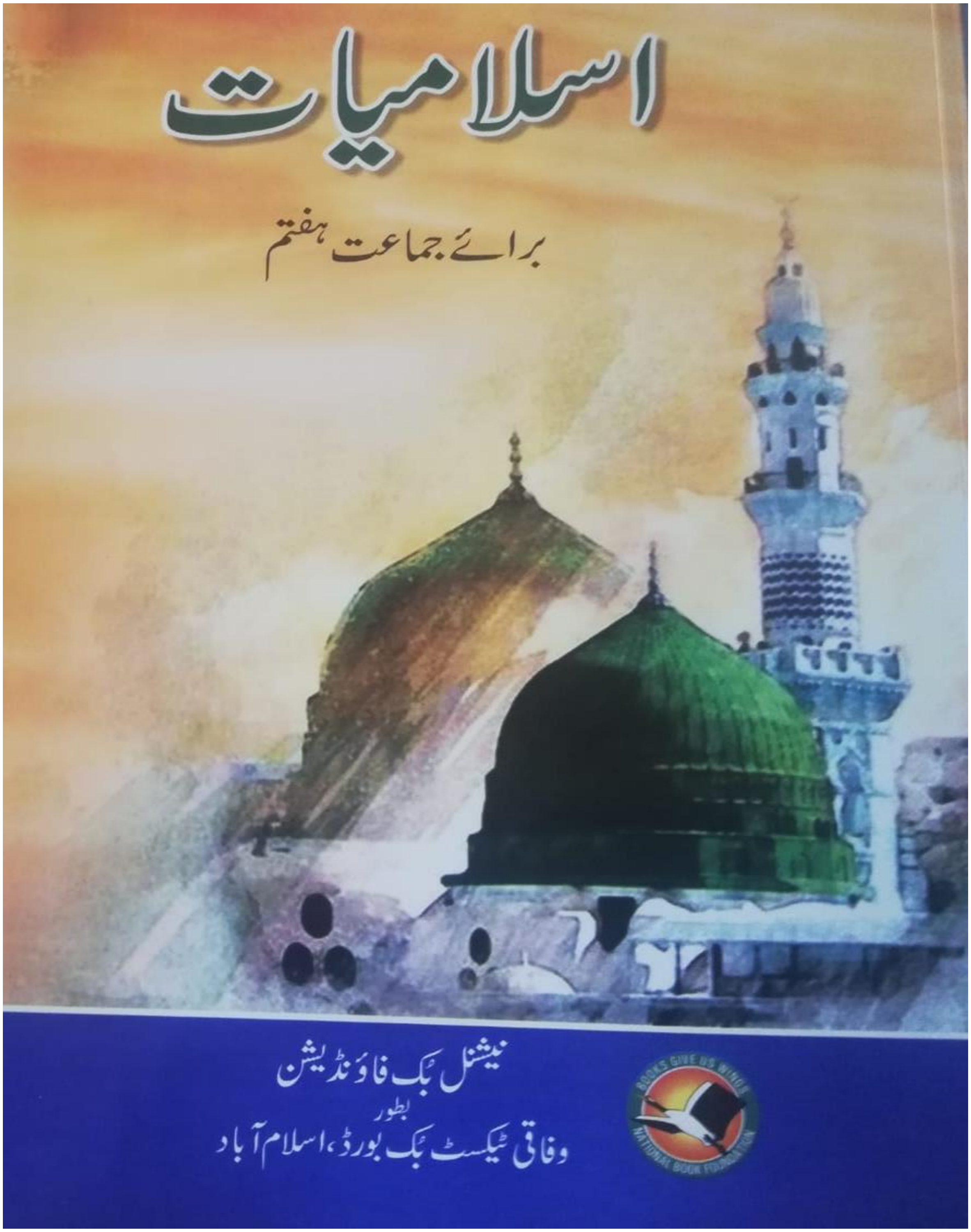

PREPARED BY MRS SUMMAYA ABRAR

سلیبس اسلامیات برائے ہفتم
پہلی سہ ماہی

اسباق:-

عقیدہ رسالت
فتح مکہ
غزوہ حنین
سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت
حضرت عائشہ رضہ
اسلام میں عبادت کا تصور X

ناظرہ:- عمّ پارہ کی آخری 15 سورتیں بمع سورۃ الضحیٰ۔ الزلزال۔ القارعہ۔
دعائیں:- نماز جنازہ۔ وضو کے بعد کی دعا۔ صبح وشام کی کوئی بھی تین
دعائیں۔ قرض کی ادائیگی کی دعا۔ نفع بخش بارش کی دعا۔
بیت الخلا جانے کی دعا۔ جاگنے کے بعد کی دعا۔ کھانے کے بعد کی دعا۔
مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا۔ نیا لباس پہننے کی دعا۔

کتاب میں موجود قرآنی دعائیں یاد کرنے کا بھی اہتمام کریں۔

سخاوت کی فضیلت

س۱: درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔ (صرف جواب لکھے ہیں)

۱. بخل
۲. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
۳. غزوہ تبوک میں
۴. سخاوت کی وجہ سے

س۲: خالی جگہ پر کریں۔

۱ سخاوت
۲ برکت
۳ مال
۴ سخاوت
۵ گن گن کر

س۳: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

۱- سخاوت کا مفہوم بیان کریں۔

سخاوت سے مراد ہے "محض اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے۔۔۔۔
۔۔۔۔۔۔۔ ایسا کرنے والے کو سخی کہتے ہیں۔
(پورا پیراگراف دیکھ کر لکھیں۔ /Book Page. 65

۲. سخاوت کے بارے میں کوئی بھی دو احادیث لکھیں۔

حدیث شریف میں متعدد جگہوں پر سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت ایک ساتھ بیان کی گئی ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

- "اللہ تعالیٰ سخی ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے۔"
- "(خیرات) مت روکو ورنہ تمھارا رزق بھی روکا جائے گا۔"

آپؐ نے دوسری جگہ فرمایا:

- "اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی مال ہوتا تو میں اُسے تین دن میں غریبوں اور محتاجوں میں بانٹ دیتا۔"

- "ابن آدم اپنا کچھ مال تو کھالیتا ہے یا پہن لیتا ہے اور کچھ مال مرنے کے بعد اپنے رشتے داروں کے لیئے چھوڑ دیتا ہے۔ جو مال وہ اللہ کی راہ میں محتاجوں کو دیتا ہے۔ یہی اصل میں اِس کا مال ہوتا ہے اِسی مال کا پورا پورا اجر اِس کو اللہ کے سامنے پیش ہونے پر ملے گا۔"

۳۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے کون سے طریقے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے مختلف طریقے ہیں مثلاً غریب و نادار لوگوں کی مالی مدد کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، بیواؤں اور یتیموں کی سرپرستی کرنا، مریضوں کا علاج کرانا، لوگوں کے لیئے پانی کا انتظام کرنا، مدارس۔ سڑکیں اور پل بنوانا مجاہدین اور طالبعلموں کی مالی مدد کرنا۔ اِسی طرح باغات وقف کرنا۔ اور رفاہِ عامہ کے کام کرنا وغیرہ۔

۴۔ سخی شخص کے لیئے اللہ تعالیٰ نے کون سے دو وعدے کیئے ہیں؟

سخی شخص کے لیئے اللہ تعالیٰ کے دو وعدے یہ ہیں:

۱۔ دنیا میں مال دُوگنا کر کے لوٹائے گا۔

۲۔ اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم سے نوازے گا۔

۵۔ بخیل کس شخص کو کہتے ہیں؟

سخاوت کی ضد بخل ہے .... ایسے انسان کو بخیل اور کنجوس کہتے ہیں

(دوسرا پیراگراف مکمل لکھ لیں / Book Page No.65)

س۴: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

س۱: سخاوت کی فضیلت قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کریں۔

ج۔ **سخاوت کی فضیلت:**

سخاوت کی اسلام میں بہت فضیلت ہے۔ آپ ﷺ نے سخی مسلمان کو اللہ تعالیٰ کا دوست کہا ہے۔ آپ ﷺ غیر مسلم سخی کی بھی قدر فرمایا کرتے تھے۔ ایک جنگ میں عرب کے مشہور سخی حاتم طائی کی بیٹی گرفتار ہوئی۔ جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ یہ حاتم طائی کی بیٹی ہے تو آپ ﷺ نے اس کے باپ کی سخاوت کی قدردانی کرتے ہوئے حاتم طائی کی بیٹی کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ آپ ﷺ نے سخاوت کی بہت تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابن آدمؑ اپنا کچھ مال کھالیتا ہے یا پہن لیتا ہے اور کچھ مال مرنے کے بعد اپنے رشتہ داروں کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ جو مال وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں محتاجوں کو دیتا ہے۔ یہی اصل میں اس کا مال ہوتا ہے۔ اسی مال کا پورا پورا اجر اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کے وقت ملے گا۔ آپ ﷺ بہت سخی تھے۔ آپ ﷺ جب کوئی چیز کھانے کے لیے بیٹھتے یا کھانے کا ارادہ فرماتے اور کوئی ضرورت مند آجاتا تو آپ ﷺ فوراً وہ چیز اسے دے دیتے اور خود بھوکے رہتے۔ ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بہت سخی تھے اور رمضان کے مہینہ میں آپ ﷺ کی سخاوت انتہا کو پہنچ جاتی تھی۔ آپ ﷺ نے ایک موقع پر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے متعلق فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی مال ہوتا تو میں اسے تین دن میں غریبوں اور محتاجوں میں بانٹ دیتا۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ بھی بہت سخی تھے۔ خلفائے راشدین محنت کی کمائی کو غریبوں، محتاجوں، بیواؤں اور یتیموں میں خرچ کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ مکہ کی مالدار خاتون تھیں اور آپؓ انتہائی سخی تھیں۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے مالداروں کو غریبوں اور محتاجوں پر سخاوت کرنے کی بہت تاکید کی ہے اور بتایا ہے کہ ان کے حصے کو زکوٰۃ اور دیگر صدقات کی صورت میں ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''اگر تم صدقات کو ظاہر کر کے (غریبوں کو) دو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر تم صدقات کو پوشیدہ طریقے سے غریبوں کو دو تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے''۔

مال دار جب اپنی دولت کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق غریبوں اور محتاجوں کو دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ دولت مال دار نے مجھے قرض دی ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں مال دار کو اس کا قرضہ کئی گنا بڑھا کر دوں گا اور اس کا گناہ بھی معاف کروں گا۔ ارشادِ خداوندی ہے:

إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ (التغابن:۱۷)

ترجمہ: اگر تم اللہ تعالیٰ کو نیک قرض دو گے تو وہ تم کو اس کا دو چند دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔

س ۴: بخل کی مذمت: میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

ج: قرآن اور حدیث میں بخل کی بہت مذمت کی گئی ہے۔ بخیل کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔
ارشادِ خداوندی ہے:

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴿١﴾ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ﴿٢﴾ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ﴿٣﴾ (الھمزہ:۱-۳)

ترجمہ:

ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے چغلخور کی خرابی ہے۔ جو مال جمع کرتا ہے اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ اُس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہوگا۔

سورہ توبہ میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾

(التوبۃ: ۳۴)

ترجمہ: ”اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (محتاجوں وغیرہ) پر خرچ نہیں کرتے۔ ان کو دردناک عذاب کی خبر سنادو“۔

قرآنِ کریم میں ہے کہ جہنم میں داخل ہونے والے ایک گروہ سے پوچھا جائے گا کہ تم یہاں کس جرم میں آ گئے ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے اور ہم محتاجوں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے۔

آپ ﷺ بھی بخیل کو پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں غریبوں اور محتاجوں پر خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں وہ یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ ان کا یہ

مال آخرت میں سانپ بن کر ان کے گلے کا طوق بنے گا اور اس کو ڈسے گا اور کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں جسے تو دنیا میں جمع کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکم کے مطابق غریبوں اور محتاجوں پر نہیں خرچ کرتا تھا۔

ہمیں بخل سے بچنا چاہیے۔ غریبوں محتاجوں، یتیموں، بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کرنی چاہیے۔ اس سے اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ راضی ہوں گے اور آخرت میں بھی ہمیں بہت بڑا اجر ملے گا۔

۳: سخاوت کے فوائد بیان کرتے ہوئے بتائیں کہ آپ عملی زندگی میں سخاوت کا مظاہرہ کیسے کر سکتے ہیں؟

سخاوت کے فوائد

- اللہ تعالیٰ سخی کو دوست رکھتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہوتا ہے۔
- دوسروں پر خرچ کر کے سخی کو قلبی سکون اور خوشی ملتی ہے۔
- بُخل اور کنجوسی کے انجام سے بچ جاتا ہے۔
- شُکر کی عادت پختہ ہو جاتی ہے اور غرور و تکبر اور مال کی محبت سے بچ جاتا ہے۔
- ضرورت مندوں کی بہت سے مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔
- لوگوں میں پیار و محبت کا اضافہ ہوتا ہے اور معاشرے میں امن و سکون اور خوشحالی آتی ہے۔

جو شخص سخاوت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن کی وجہ سے کرتا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ جس مالک نے اسے آج عطا کیا ہے وہ اسے کل بھی عطا کرے گا۔ جو بخل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے بدظنی کی وجہ سے کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ مال و دولت ختم ہو گیا تو پھر کہاں سے آئے گا۔ معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے سخاوت کی صفت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ جب ہم دوسروں کی ضروریات بغیر کسی ذاتی مفاد اور غرض کے حل کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی ہم سے راضی ہوگا اور ہر طرف باہمی محبت و سکون کی فضا قائم ہوگی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی استطاعت کے مطابق جہاں تک ہو سکے ایک دوسرے کی مدد کریں۔ استعمال کی چیزیں ایک دوسرے کو دیں۔ بخل سے ہر ممکن طور پر بچنے کی کوشش کریں۔ اسی میں دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔